حقانیؒ، مولانا حشمت علی بنارسیؒ اور مفتی عبداللہ ٹونکیؒ وغیرہ۔ ایک باب میں ان کے مختصر حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

مولانا نانوتوی نے نامساعد حالات کے باوجود اور مدرسہ کی مصروفیات کے ساتھ وقیع علمی خدمات بھی انجام دی ہیں۔انھوں نے متعدد قدیم علمی کتابوں پر تعلیق وتصحیح کا کام انجام دیا ہے۔ مطبع منشی نول کشور میں رہ کر قدماء کی کتابوں کی اشاعت اور ان کی جدید طباعت کا جو کارنامہ مولانا نے انجام دیا ہے، اسے علمی دنیا میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔اس کتاب میں اصلاً مولانا کی زندگی کے اسی اہم پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مفتی الٰہی بخش اکیڈمی کاندھلہ سے متعدد علمی شخصیات پر مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ان میں استاذ الکل مولانا مملوک العلی نانوتوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کی سیرت اور احوال و آثار پر شائع ہونے والی کتابیں قابل ذکر ہیں۔یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔امید ہے، علمی حلقوں میں اسے بھی پذیرائی حاصل ہوگی۔ (سراج احمد برکت اللہ فلاحی)

ابوالکلام آزاد (موضوعاتی وتوضیحی اشاریہ) ڈاکٹر عطا خورشید

ناشر: مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ، سن اشاعت ۲۰۰۴ء، ص: ۲۵۸+۵۲، قیمت -/۵۷۵ روپے

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸-۱۹۵۷ء) پر کئی ببلیوگرافیز (Bibliographies) شائع ہو چکی ہیں، جن میں ان کی تصنیفات و مقالات اور ان پر لکھی جانے والی کتابوں اور مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ان میں عموماً الف بائی ترتیب کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔زیرِ نظر ببلیوگرافی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ موضوعاتی اور وضاحتی ہے۔ اسے ڈاکٹر عطا خورشید اسسٹنٹ لائبریرین مولانا آزاد لائبریری مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا ہے اور لائبریری ہی کی جانب سے اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ یہ ببلیوگرافی ۱۹۹۹ء میں مکمل ہو چکی تھی، اسی لیے اس میں ۱۹۹۸ء تک شائع ہونے والی تحریروں کو شامل کیا گیا

ہے، مگراس کی اشاعت کافی تاخیر سے ممکن ہوسکی ہے۔

اشاریہ کی ابتدا میں مولانا آزاد کی تصنیفات کی وضاحتی فہرست پیش کی گئی ہے۔ پھران پرلکھی جانے والی مستقل تصانیف اور مختلف مقالہ نگاروں کے مضامین کے مجموعوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد مولانا کے مضامین اور خطبات کا اشاریہ ہے۔ پھران پر لکھے گئے مضامین کو موضوعات کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔

مولانا آزاد کی جن تحریروں کا انگریزی میں ترجمہ ہوگیا ہے اور ان پر جو کام انگریزی میں ہوا ہے، اس کا اشاریہ بھی شامل کتاب ہے۔

مولانا آزاد پر پہلے بھی متعدد حضرات نے ببلیوگرافیز تیار کی ہیں۔ ایک ذیلی عنوان کے تحت فاضل مرتب نے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے، لیکن حیرت ہوئی کہ انھوں نے ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری سابق ڈپٹی لائبریرین مولانا آزاد لائبریری مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی تیار کردہ ببلیو گرافی بہ عنوان 'نقش آزاد' کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ ببلیوگرافی پہلے ماہ نامہ آج کل نئی دہلی نومبر ۱۹۸۸ء (مولانا آزاد نمبر) اور سہ ماہی فکر ونظر، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، اگست ۱۹۸۹ء (ابوالکلام آزاد نمبر) میں شائع ہوچکی ہے۔ ڈاکٹر انصاری ان کے گھر کے آدمی اور فکر ونظر ان کے گھر کا رسالہ تھا، پھراس ببلیوگرافی کا ذکر کیوں نہیں آسکا؟ ایسا بھی نہیں کہ فاضل مرتب کو اس کی خبر نہ ہو، کیوں کہ 'آج کل' کے اس خصوصی شمارے میں صفیہ عارف صدیقی کی مرتب کردہ 'مولانا ابوالکلام آزاد پر منتخب مضامین کی وضاحتی فہرست' شائع ہوئی تھی، اس کا انھوں نے ذکر کیا ہے۔

اس اشاریہ میں مولانا آزاد پر شائع ہونے والے مختلف رسائل ومجلّات کا تذکرہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری کے قلم سے 'آج کل' کے مذکورہ خصوصی شمارے میں ان رسائل کا بھی اشاریہ شائع ہوا تھا۔

انگریزی حصہ میں، صحیح پروف ریڈنگ نہ ہوسکنے کی وجہ سے رہ جانے والی اغلاط کو درست کرنے کے لیے اغلاط نامہ منسلک کیا گیا ہے۔ پروف کی ایسی ہی غلطیاں اردو حصے میں بھی ہیں، مگراس کا اغلاط نامہ تیار نہیں کیا گیا ہے۔ (ر-ن)